ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

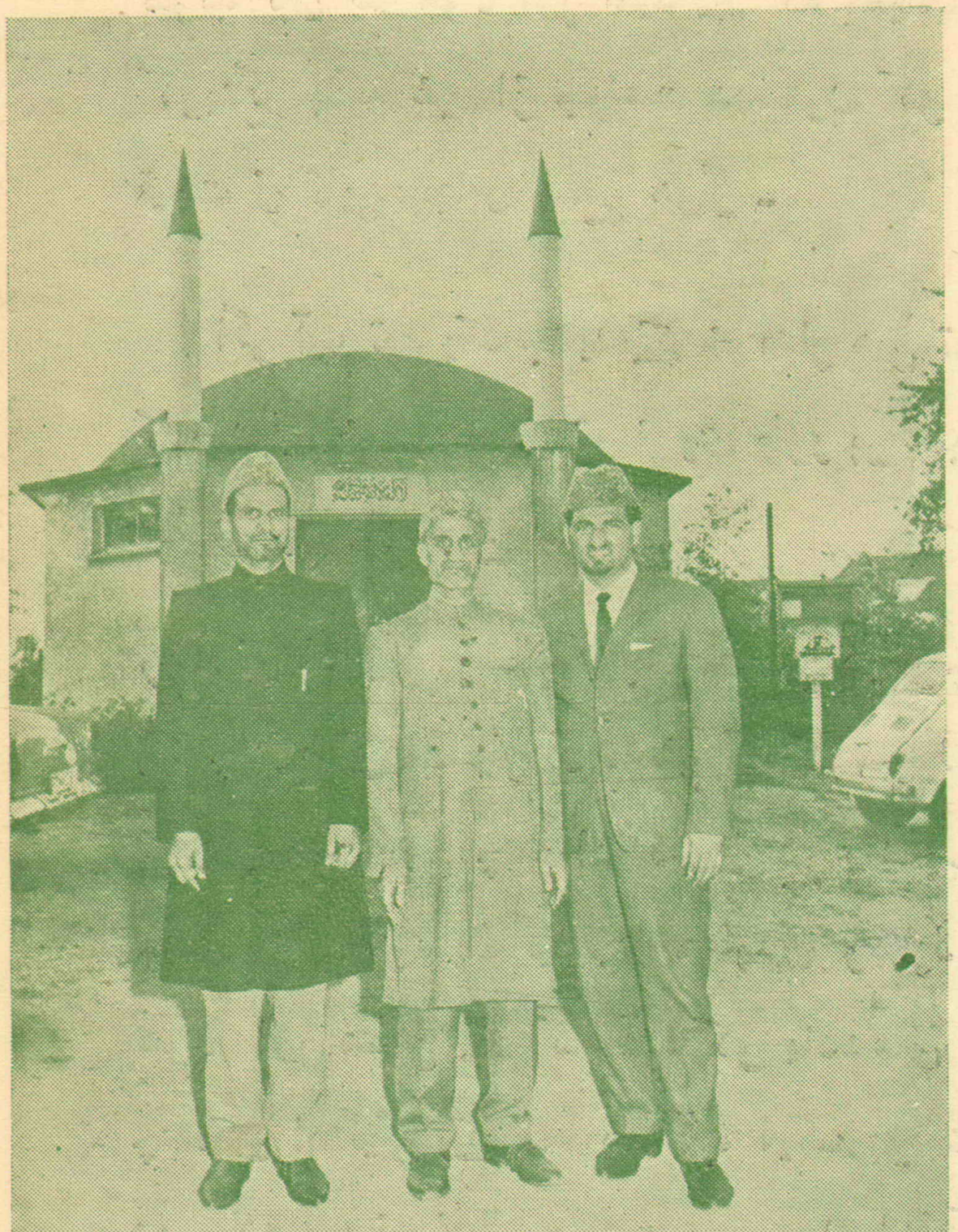

یورپ میں
ایک احمدیہ مسجد

درمیان میں
مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب
مبلغ انچارج احمدیہ مشن جرمنی ہیں
اور ان کے دائیں طرف
مکرم محمود احمد صاحب چیمہ
اور بائیں طرف
مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی

An Ahmadiyya Mosque
in Europe

ایڈیٹر
نسیم سیفی

دسمبر 1967

ماھنامہ تحریک جدید کا سفر یورپ نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ (جنوری ۱۹۶۸) کے موقع پر انشاءاللہ ماھنامہ تحریک جدید حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ‌اللہ تعالی بنصرہ‌العزیز کے سفر یورپ کی تفاصیل مختلف زاویوں سے پیش کرنے کی کوشش کریگا۔ حجم معمول سے تقریباً تین گنا ھوگا اور امید ھے کہ احباب جماعت نہ صرف اسے اپنے لئے پسند کرینگے بلکہ غیر از جماعت دوستوں کو بھی تحفہ کے طور پر دینا چاھینگے قیمت فی کاپی پچاس پیسے ھوگی۔

اگر آپ تحریک جدید کے خریدار ھیں تو آپ کو اپنا پرچہ تو ملیگا ھی مزید کاپیوں کی ضرورت ھو تو فوری طور پر ھمیں اطلاع دیں تاکہ پرچہ مانگ کے مطابق چھپوایا جائے۔

چندہ کی ادائیگی :۔ لوکل جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ماھنامہ تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی کا سسٹم آپ کی سہولت کے لئے جاری کیا گیا ھے۔ لیکن لوکل جماعت میں چندہ ادا کرنے کے بعد جب تک آپ ھمیں اطلاع نہ دیں کہ چندہ ادا کر دیا گیا ھے ھمارے ریکارڈ کے مطابق چندہ واجب‌الادا ھی ھوگا اور ممکن ھے کہ آپ کو یاددھانی بھی کرائی جاتی رھے۔ اس لئے چندہ کی ادائیگی کے معاً بعد آپ ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ھمیں ضرور اطلاع دیں کہ آپ نے لوکل جماعت میں چندہ ادا کر دیا ھے۔

مینجنگ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

دسمبر ۱۹۶۷ء

ایڈیٹر

نسیم سیفی

چندہ سالانہ:- دو روپیہ فی پرچہ:- بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے!

ترتیب

- تحریک جدید کا نیا سال (اداریہ) ص ۲
- رجوع الی اللہ (اقتباس) ۵
- ایک شعر ۵
- مارشیس میں کسرِ صلیب ۶
- آئیوری کوسٹ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ ۸
- مبتغین کی آمد اور روانگی ۱۰
- اسلام اور عیسائیت میں خدائی محبت کا تصور (ایک موازنہ) ۱۱
- مقامِ وقف (نظم) ۱۷
- جذبِ دروں (نظم) ۱۸
- تحریکِ جدید کی خبریں ۱۹
- درازیٔ عمر ۳۰

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۲

فتح ۴۸:۱۳ ؛ دسمبر ۱۹۶۷ء

تحریکِ جدید کا نیا سال

۲۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ یہ نیا سال تحریک جدید کے دفتر اوّل کا چونتیسواں اور دفتر دوم کے لحاظ سے چوبیسواں اور دفتر سوم کے لحاظ سے تیسرا سال ہے۔

قوموں کی زندگی میں قربانی کے چونتیس سال کوئی لمبا عرصہ نہیں لیکن اس قلیل عرصے میں بھی احمدیہ جماعت کی قربانیوں نے جو نتائج پیدا کئے ہیں وہ اِس بات کو روزِ روشن کی طرح ظاہر کرتے ہیں کہ یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے اذن اور منشاء کے مطابق تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو درجۂ قبولیت بخشتے ہوئے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اگر یہ قربانیاں جاری رہیں تو وہ دن دُور نہیں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ یعنی تمام ادیانِ باطلہ کو شکست دے کر اسلام غالب آجائے گا اور دنیا کے کونے کونے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کا محسنِ اعظم مان لیا جائے گا۔ اور ہر حلقے اور ہر علاقے سے صَلِّ عَلیٰ کی صدا گونج اٹھیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ جمعہ میں یورپ کی گرتی ہوئی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا :-

"اِن حالات میں مَیں نے سوچا کہ جماعتِ احمدیہ پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قومیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے شیطانی خیالات سے ہمارے لئے آزاد کیا ہے کیا ہم اُن تک پہنچ کر اسلام کی حسین تعلیم اُن کے دلوں میں بٹھانے میں کامیاب ہوتے ہیں کہ نہیں۔ اور اس کوشش اور جدوجہد کے لئے ان ذمہ داریوں کو ہم نباہتے ہیں یا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کی ہیں۔ اور وہ قربانیاں ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کیلئے تیار ہیں یا نہیں جو آج کی اسلامی ضرورت کا تقاضا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ان قوموں کو انذار کیا تھا کہ پیشگوئیوں کے مطابق اگلے پچیس تیس سال تمہارے لئے بہت نازک ہیں۔ اگر تم اپنے اللہ کی طرف، اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے تمہاری قومیں تباہ ہو جائیں گی اور اِس دُنیا سے مٹا دی جائیں گی ——————— تو ایسا ہی ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم آج کی ضرورت کو سمجھنے لگیں۔ یہ پچیس تیس سال ہمارے لئے بھی بڑے اہم ہیں کیونکہ ایک موقعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے اِن ممالک میں اسلام کو پھیلانے اور غالب کرنے کا۔ اگر ہم اپنی سُستیوں کے نتیجہ میں اِس موقعہ کو گنوا دیں گے تو ایک تو شاید (خدا نہ کرے) غلبۂ اسلام میں التوا ہو جائے۔ غالب تو ہو گا اسلام کیونکہ خدا کا وعدہ ہے یہ ضرور پورا ہو گا لیکن ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کے نتیجہ میں التوا کا خطرہ ضرور موجود ہے۔ تو ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے اور اپنے کاموں میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں بین الاقوامی بلند سطح پر سوچنا چاہیئے اسلام کے لئے، اپنے اللہ کے لئے کہ اس کی محبت اور توحید کو ہم کس طرح دنیا میں قائم کر سکتے ہیں۔ یہ کام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے ذریعہ لینا شروع کیا۔"

یہ بات ہمارے قارئین کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہو گی کہ جتنے عرصے کے لئے جماعت تحریکِ جدید کے نظام کے تحت قربانی دیتی چلی آئی ہے تقریباً اتنا ہی عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آئندہ کے لئے مقرر فرمایا ہے جسے خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اور جسے جماعت کے لئے اور باقی دُنیا کے لئے بھی نازک ترین وقت کہا گیا ہے۔ پس ہماری منزل کچھ دُور نہیں۔ تینتیس سال آنکھ جھپکنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں گزر گئے معلوم ہوتے ہیں اور اِس عرصے میں کی گئی قربانیوں سے جماعت میں نہ صرف روحانی طور پر بلکہ مادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال نازل ہوتے دیکھے گئے ہیں۔

آئیے ہم سب کمریں کَس لیں اور آئندہ کے پچیس تیس سال ایسی قربانیوں کا تہیہ کرلیں جو اسلامی ضرورت کے مطابق ہوں اور ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والی ہوں جن سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ استنباط فرمایا ہے کہ یہ دَور نازک ترین دَور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم تحریک جدید کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے والے ہوں اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب کو قریب سے قریب تر لاسکیں ؛

وقفِ زندگی اور وحی کی برکت

ربوہ کی لوکل انجمن نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صدارت میں چوبیس نومبر کو ایک مختصر سی تقریب میں مکرم چودھری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی کو امریکہ میں تقریباً ساڑھے چار سال تبلیغِ اسلام کا فریضہ کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے بعد پاکستان مراجعت پر خوش آمدید کہا۔ اور مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کو عنقریب پاکستان سے باہر تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں تشریف لے جانے کے لئے الوداع کہا۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے سپاسنامہ پیش کیا اور تینوں مبلغین نے نہایت اختصار کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب سے دعا کی درخواست کی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے اِس بات کی طرف توجہ دلائی کہ واقفینِ زندگی کا گروہ اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی عزّت پاتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک اُمّت میں ایسے لوگ موجود رہیں گے جو اپنی زندگیوں کو وقف کرکے دین کی خدمت کرتے رہیں گے اُمّت کو وحی کی برکت سے نوازا جاتا رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ واقفین کی پُوری پُوری عزّت کرنی چاہیئے اور واقفین کو بھی اپنے اس مقام کا پُورا پُورا احساس ہونا چاہیئے تا وہ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین میں لگا سکیں ؛

اقتباس

رجوع الی اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اس کے وجود کی کوئی بھی کل اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کس قدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جائے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ ضرور اسے بینا ہی رکھیگا۔ اور اسی پر سب قویٰ کو قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آجائے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرض ہر آن اور ہر پل اُسی کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اُس طرف نہ لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۸)

ایک شعر

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بیتاب ہے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

غیر از جماعت علماء نے اکثر لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انذاری پیشگوئیوں سے خوش ہوتے تھے گویا کہ حضورؑ کو اپنے مخالفین کی موت یا کسی اَور رنگ میں عذاب کا ملنا محبوب تھا۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ حضور علیہ السلام اس بات سے خوش ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام جس میں تقدیر مبرم کا ذکر ہوتا تھا وہ پُورا ہوا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی ایک اَور تجلی نے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی شناخت کا سامان مہیا کر دیا لیکن لوگوں کی ذاتی تکلیف سے حضورؑ کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ مندرجہ بالا شعر میں اسی حقیقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ شعر ایک زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی کے سلسلہ میں ہے اور حضورؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وحی نے جو خبر دی ہے (یعنی ایک زلزلہ عظیمہ کی) اس سے دل بے چین ہے۔

مامورمن اللہ کو لوگوں کی تکلیف سے بے انتہا تکلیف ہوتی ہے اور اس تکلیف کے پہلو بہ پہلو اگر کوئی خوشی ہوتی ہے تو وہ صرف اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کی بات پُوری ہوئی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ایک اور ذریعہ میسر آیا۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کئے بغیر وہ اپنے خالق و مالک کی طرف جھک جائیں اور زندگی کا اصل مقصد حاصل کر لیں۔ آمین +

مولوی محمد اسمٰعیل منیر

مارشیس میں کسرِ صلیب

اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر حملہ کرنیوالوں کو

منہ توڑ جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عین حج کے ایام تھے جب کہ لاکھوں فدایانِ دینِ محمدی عرفات اور بیت اللہ شریف کے پاس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں مصروف تھے کہ یہاں مارشیس کے دارالخلافہ پورٹ لوئیس میں عیسائی حضرات ایک پبلک ہال میں کانفرنسوں کے ذریعہ یہ ثابت کر رہے تھے کہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھوٹے نبی تھے، آپؐ نے بائیبل کو دیکھ کر اس کی نقل کر کے قرآن مجید دنیا کے سامنے پیش کر دیا اور مزید یہ کہ مسلمان غازیوں نے تلوار کے زور سے اسے عرب سے باہر پھیلا دیا۔ اِن اعتراضات کو اچھالنے والے لوکل آدمیوں کے علاوہ ایک سوئس پادری مسٹر Rochat (M. A. Th.) بھی پیش پیش تھے۔

ہمارے نمائندگان نوٹ لینے کی غرض سے ان کانفرنسوں میں شامل ہوتے رہے اور انہوں نے دیکھا کہ مسلمان بھی بڑی کثرت میں ان تقریروں کو سنتے رہے اور ہمارا خیال تھا کہ پورٹ لوئیس میں بڑی کثرت سے مسلمانوں کی انجمنیں ہیں اور علماء بھی ہیں اور مولوی مودودی صاحب کی طرف منسوب ہونے والی جماعتیں بھی ہیں ان میں سے کوئی تو جواب دے گا مگر کسرِ صلیب کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اسلئے یہاں یہ کام الٰہی کی جماعت احمدیہ سے اللہ تعالیٰ نے لیا حالانکہ ہماری جماعت کا مرکز پورٹ لوئیس سے دُور دوسرے شہر رونہل میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ جس ہال میں عیسائیوں نے کانفرنسیں کی تھیں اسی ہال میں ۱۴ اپریل جمعۃ المبارک کے دن ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ کانفرنس کے اعلان کے لئے قدِ آدم پوسٹرز اور ۹ ہزار ہینڈ بل شائع کروا کر تقسیم کروائے۔ مقامی روزناموں میں آٹھ دس دفعہ یہ خبر شائع ہوئی اور مقامی ریڈیو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

T.V نے بھی اس کانفرنس کا اعلان کیا۔

جمعہ کی شام کو ہم Louis Lecelle ہال میں پہنچے۔ میونسپل کونسل نے بڑی رقم خرچ کرکے اس ہال کو بہت ہی خوبصورت بنایا ہے۔ ۲۵۰۰ کرسیاں اور شاندار سٹیج بھی موجود اور مزید برآں لاؤڈ سپیکر کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا جس کی وجہ سے گیلریوں میں کھڑے لوگ بھی تقریروں کو سُن سکتے تھے عیسائیوں کی کانفرنسوں میں حاضری کم و بیش یکصد رہی تھی مگر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ ہماری کانفرنس کی حاضری ۵۰۰۰ سے بھی زیادہ ہوگئی۔ کرسیوں کے علاوہ ہال اور گیلریوں میں اتنے لوگ کھڑے تھے کہ چلنے والوں کو راستہ ملنا بے حد مشکل تھا۔

عین آٹھ بجے اعلان کے مطابق جلسہ کی کارروائی بھائی احمد حسین صاحب سوکیہ کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن پاک ہمارے ایک نابینا دوست مسٹر منافہ بلاش نے سورہ کہف کی ابتدائی چند آیتوں کی فرمائی۔ انہی آیات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دجالیت کے زمانہ میں پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" برادرم احمد علی بخش نے سُنائی جس کا ترجمہ صدر صاحب نے فرمایا۔ اس کے بعد میری باری تھی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے متعلق پانچ نکات بیان کئے:۔

(۱) صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کو خدا نے رحمۃ للعالمین بنا کر ساری دنیا کی طرف بھجوایا۔

(۲) صرف آپؐ کی تعلیم ہی یونیورسل ہے۔ مثلاً آپؐ نے دنیا بھر کے سب نبیوں کو ماننے کا حکم دیا۔

(۳) صرف آپؐ کو ہی اللہ تعالیٰ نے یہ موقعہ آپؐ کی زندگی میں دیدیا کہ آپؐ نے اپنی تعلیم کے ہر پہلو پر عمل کرکے ہر انسان کے لئے ایک نمونہ قائم کر دیا۔

(۴) آپؐ کو اپنی تعلیم پھیلانے کے لئے کبھی بھی جبر و اکراہ یا تلوار اُٹھانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ہاں آپؐ نے جنگیں کیں مگر وہ ساری کی ساری دفاعی تھیں۔

(۵) اسلام کو پھیلانے کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں، اسکے ثبوت کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت احمدؑ کو مبعوث فرمایا اور اب احمدیہ مسلم مشن دنیا کے کونے کونے میں بغیر کسی تلوار کے اسلام کو پھیلا رہے ہیں اور انکی کامیابی کا اعتراف دشمنوں نے بھی کیا ہے۔

میرے بعد برادرم احمد شمشیر صاحب سوکیہ نے تقریر فرمائی اور مسٹر Rochat کے جملہ اعتراضات کو نمبروار لیکر سب کا جواب دیا مثلاً یہ کہ قرآن مجید بائیبل کی نقل ہے، اسلام تلوار کے زور سے پھیلا، قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں کہا گیا اور آخر میں آپ نے بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرتؐ کی صداقت کو ثابت کیا مثلاً استثناء باب ۱۸ کی مکمل تشریح کرکے بتایا کہ حضرت موسیٰ کی پیشگوئی کا لفظ لفظ آنحضرتؐ پر چسپاں ہوتا ہے۔ آپ کی تقریر ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی۔

جلسہ ختم ہونے پر مسلمانوں نے جی بھر کر مبارکبادیں احبابِ جماعت کو دیں اور کہا کہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ان عیسائیوں کا مقابلہ احمدی ہی کر سکتے ہیں۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آج

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی)

آئیوری کوسٹ فرنچ مغربی افریقہ کے تمام ملکوں میں سے امیر ترین ملک ہے اسلئے اردگرد کے ممالک کے ہزارہا لوگ طلبِ معاش کی خاطر یہاں آباد ہیں۔ الغرض آئیوری کوسٹ میں رہتے ہوئے احمدیت کا پیغام مالی، گنی، اپر وولٹا، نیجر، سنیگال، موریتانیا اور چاڈ کے علاوہ فرانس کے لوگوں کو پہنچایا جارہا ہے اور بفضلہ تعالیٰ ان ممالک میں سے ہر ملک نے اپنی سعید روحیں احمدیت کے لئے پیش کی ہیں۔

پہلا فرنچ احمدی

ابی جان (Abidjan) جو آئیوری کوسٹ کا دارالخلافہ ہے اور نہایت خوبصورت شہر اور مشہور بندرگاہ ہے اِس ملک میں احمدیت کا مرکز ہے۔ یہاں سے ۱۷ کیلومیٹر پر فرانس کی ایک عظیم الشان لیبارٹری ہے۔ جب پہلی دفعہ مجھے یہاں آنے کا اتفاق ہوا تو لیبارٹری کے بعض مسلم اصحاب سے معلوم ہوا کہ یہاں ایک فرنچ دوست اسلام کے مداح ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں اسلامی لٹریچر دیا جائے۔ اس طرح سے میری ان سے پہلی ملاقات ہوئی اور مَیں نے فرنچ اور انگلش لٹریچر پیش کیا۔ رفتہ رفتہ یہ تعارف بڑھتا گیا اور وہ اسلامی لٹریچر پڑھتے رہے اور اسلام سے قریب تر ہوتے رہے اور فرانس جانے سے پہلے پہلے وہ حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے۔ مسٹر حسین کے نام سے مشہور ہیں۔ آج کل فرانس میں ہیں اور باقاعدہ چندہ بھجواتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے خاکسار کو لکھا کہ فرانس میں اسلام کے پھیلنے کے وسیع امکانات ہیں۔

موریتانیا کا ملک خالص اسلامی ملک ہے اور لوگ خالص عربی النسل مسلمان ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب ان میں تقسیم کی گئی ہیں۔ یہ لوگ احمدیت کے مداح ہیں۔ ایک دفعہ ایک موریش عرب سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کہ وہ پہلے سے احمدیت کو جانتے ہیں جبکہ وہ مدینہ اور ریاض میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہیں مَیں اپنے ساتھ احمدیہ مشن لایا۔ دو تین دن کے بعد وہ سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوگئے۔ اور بیعت فارم پُر کرکے دیدیا۔

اس وقت جماعت احمدیہ ابی جان کم و بیش دو صد احباب پر مشتمل ہے لیکن ان میں ایک بڑی تعداد مالی، اپر وولٹا، نیجر، گنی اور سنیگال کے احمدیوں کی ہے۔ بالخصوص مالی کے احمدی احباب بکثرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان ممالک میں جلد از جلد احمدیت کو پھیلائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ امری عبیدی

مشرقی افریقہ کے مشہور احمدی مبلغِ اسلام مسٹر امری عبیدی جو بعد میں دارالسلام کے میئر اور وزیر انصاف بنے ایک دفعہ ایک ڈیلیگیشن کے ممبر بن کر آبی جان آئے۔ اخبارات سے ان کی آمد کا پتہ چلا تو خاکسار نے بذریعہ فون ان سے ملاقات کا وقت لیا۔ حکومت کے تمام مہمان بالعموم یہاں کے نہایت شاندار انٹرنیشنل ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں جس کی وجہ سے پتہ لگانا آسان ہوتا ہے۔ میں چند ایک احمدی دوستوں کو ساتھ لے کر ان کے ہوٹل میں گیا۔ صاحب موصوف خود ہوٹل کے نچلے حصہ میں تشریف لائے اور ہم سب کو اپنے ساتھ ساتویں منزل پر اپنے کمرہ میں لے گئے اور ڈیڑھ دو گھنٹہ برابر جماعت کے حالات اور ترقی اسلام کے حالات سنتے رہے۔

مسٹر حسن صاحب پاکستان کے سب سے پہلے سفیر جو لیگوس میں رہتے ہیں لیکن حکومت نے انہیں آئیوری کوسٹ کے لئے بھی نامزد کیا ہے جب پہلی مرتبہ آبی جان تشریف لائے اخبار کے ذریعہ ان کی آمد کا علم ہوا۔ ان دنوں میرا لڑکا شاہد احمد قریشی بھی غانا سے چھٹیوں کے دوران میرے پاس آیا ہوا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں ان کی ملاقات کے لئے ہوٹل میں گئے۔ وہ متعجب اور حیران کہ فرنچ علاقہ میں پاکستانی کہاں؟ میں نے انہیں بتایا کہ ہم تو یہاں سالہا سال سے ہیں وہ بار بار دریافت کرتے رہے کہ اتنے سخت مہنگے ملک میں آپ کیسے مرکز چلا رہے ہیں۔

ڈیڑھ دو سال قبل جب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے پہلے دورہ پر مغربی افریقہ تشریف لائے تو آپ آبی جان بھی تشریف لائے حضرت صاحبزادہ صاحب فرنچ علاقہ کے اس احمدیہ مشن اور احمدیہ جماعت سے بہت متاثر ہوئے۔ حضرت میاں صاحب کی آمد سے اخبارات میں احمدیت کا خوب چرچا ہوا۔ حضرت میاں صاحب کی قیامگاہ پر افریقن اور لبنانی مسلم وفود ملنے آئے۔

شہر کے ایک اچھے حصہ میں ایک بڑا پلاٹ بمع مکان سلسلہ کے لئے خریدا جا چکا ہے۔ اس پلاٹ میں ہال کی صورت میں ایک احمدیہ مسجد تعمیر کی جا چکی ہے۔ مبلغ کی رہائش اور دفتر کے علاوہ طلباء کے لئے متعدد کمرے موجود ہیں۔

مدرسہ احمدیہ

اس ملک میں یہ دستور ہے کہ علماء کے پاس دُور دُور سے طالب علم عربی علوم پڑھنے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری شہرت بھی کافی ہے۔ اس وقت پانچ چھ طالب علم ایروولٹا، مالی اور نیجر کے ہمارے ہاں زیر تعلیم ہیں جن کو سلسلہ احمدیہ رہائش اور کتب مہیا کرتا ہے۔ کھانے کا بندوبست وہ خود کر لیتے ہیں۔ یہ طلباء دو دو تین تین سال سے خاکسار کے ساتھ ہیں اور قرآن کریم و حدیث اور سلسلہ کی عربی کتب پڑھ رہے ہیں۔ ساتھ کے ساتھ فرنچ بھی پڑھ رہے

ہیں۔ ایک طرح سے یہ مبلغین کلاس ہے۔ ان میں سے ایک طالب علم عبدالحمید صاحب اب باقاعدہ طور پر سلسلہ کے تنخواہ دار مبلغ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ لٹریچر

مرکز کی طرف سے فرنچ زبان میں چار خوبصورت کتب میں شائع کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ احمدیہ مشن ماریشس کی طرف سے دس بارہ کتب فرنچ زبان میں چھاپی گئی ہیں۔ الغرض اس طرح سے ہمارے پاس فرنچ زبان میں دس پندرہ کتب کا نہایت مفید مجموعہ ہر وقت موجود رہتا ہے، جو تبلیغ اسلام کے لئے بے حد کارآمد ہے۔ احمدی احباب ان کتابوں کو ہر جگہ لئے پھرتے ہیں۔ اکثر عیسائی بھی ہمارا لٹریچر خریدتے اور پڑھتے ہیں۔ ہماری یہ کتابیں نہ صرف آئیوری کوسٹ بلکہ دُور دُور کے ممالک میں جاتی ہیں۔

ان کتب کے علاوہ ہر موقعہ پر مناسب لٹریچر بصورت ٹریکٹ و اشتہارات مقامی طور پر تیار کر کے اور سائیکلو سٹائل کر کے پبلک میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

الغرض احمدیت اس ملک میں اسلام کی حفاظت اور اصلاح کی اشاعت کی علمبردار ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ دفتر رفتہ احمدیت سے مانوس ہو رہا ہے اور وہ وقت دُور نہیں جب تمام لوگ احمدیت کی آغوش میں داخل ہوتے ہوئے اسلام کی رفعت، سربلندی اور فتحیابی کا موجب ہوں گے +

مبلّغین کی آمد اور روانگی

۔● مکرم مولوی محمد اقبال صاحب شاہد تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے لئے ۳۱ اکتوبر کو ربوہ سے سیرالیون کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے اس سے قبل بھی تقریباً تین سال تک سیرالیون میں تبلیغ اسلام کی سعادت حاصل کی ہوئی ہے۔

۔● مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مشن تنزانیہ ۹ نومبر کو تقریباً تین سال تک فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنے کے بعد واپس ربوہ پہنچے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف رخصت پر تشریف لائے ہیں اور امید ہے کہ چند ماہ کے بعد آپ واپس تشریف لے جائینگے۔

۔● مکرم چودھری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی تقریباً ساڑھے چار سال امریکہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ۹ نومبر کو واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ محترم چودھری صاحب نے امریکہ میں قیام کے دوران نہ صرف ملک کے مختلف حصوں کے دورے کر کے پیغام اسلام پہنچایا بلکہ اخبارات کے ذریعہ بھی اہل امریکہ کو بیدار کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مبلغین کی کوششوں میں برکت ڈالے اور واپس آنے والوں کا پاکستان واپس آنا بابرکت کرے اور بیرونِ ملک جانیوالوں کو اپنی خاص نصرت سے نوازے اور ان کی کوششوں کے بہترین نتائج مترتب فرمائے آمین

اسلام اور عیسائیت میں خدائی محبت کا تصور

(ایک موازنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سالٹ پانڈ۔ غانا)

کیا ہی اچھا، کیا ہی پیارا اور کتنا دلکش اور دلربا یہ فقرہ ہے "خدا محبت ہے"۔ عیسائیت نے اس نعرہ کو بلند کر کے کتنے ہی سادہ لوح مسلمانوں کو راہِ راست سے گمراہ کرنے میں کامیابی حاصل کر لی اور کتنی ہی ایسی رُوحیں تھیں جو خدائے واحد و یگانہ کی محبت میں سرشار نظر آتی تھیں مگر اس نعرہ کو سُن کر جس کی تہ میں دراصل ظلم و ستم، ناانصافی اور بے رحمی جیسی لعنتیں مضمر تھیں تثلیث پرستی کے چکر میں پھنس گئیں۔ اور ایک عاجز اور بے کس انسان کو اپنا معبود قرار دینے لگ گئیں۔ جتنا پیارا یہ فقرہ ہے اتنا ہی عیسائیت کی طرف سے اس کو غلط استعمال کیا گیا ہے۔

کہنے کو تو عیسائی یہی ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں کہ "خدا محبت ہے" مگر درحقیقت اس محبت میں خدا تعالیٰ کا غضب پنہاں ہے۔ ہم ذیل کی سطور میں پہلے عیسائیت کے اس بناوٹی نعرہ کی حقیقت واضح کریں گے اور پھر اس کے مقابل محبتِ الٰہی کے بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کی جائے گی لیکن یہ یاد رہے کہ عیسائیت کا نظریہ پیش کرتے ہوئے جو کچھ لکھا جائے گا وہ اس مسیح اور اس خدا کے بارہ میں ہوگا جس کو عیسائیت پیش کرتی ہے نہ کہ وہ مسیح اور خدا جس کو اسلام نے پیش کیا ہے۔

عیسائیت کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام نے ایک گناہ کیا اب وہ گناہ بدقسمتی سے نسلِ انسانی میں سرایت کر گیا۔ جیسا کہ ایک متعدی مرض بعض اوقات ورثہ میں مل جاتی ہے اسی طرح تمام بنی نوع انسان کو آدمؑ کے گناہ کی وجہ سے گناہگار قرار دے دیا گیا۔ خدا تعالیٰ خاموشی سے انسان کو اس گناہ میں پروان چڑھتے دیکھتا رہا اور اس کی بخشش کا کوئی سامان پیدا نہ کیا۔ حتیٰ کہ کروڑہا انسان اس جہانِ فانی سے گزر گئے۔ جن میں حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمان علیہم السلام جیسے ذی شان انبیاء بھی شامل تھے، یہ اور بعض اور انبیاء اور مصلحین بھی ایسے تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ گنوا دیا۔ اس کے حضور عاجزی اور فروتنی کرتے رہے اور نہایت انکساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اس کے آستانہ پر دن رات گرے رہے۔ پھر
خدا تعالیٰ نے خود بھی ان کو راست باز، صادق اور
اپنے ساتھ چلنے والے قرار دیا:-

"نوح مرد راستباز اپنے زمانہ کے
لوگوں میں بے عیب تھا اور نوح خدا
کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔"
(پیدائش ۶/۹)

پھر حضرت ابراہیمؑ کے بارہ میں لکھا ہے:-

"خدا نے فرمایا۔ اور میں تجھے ایک
بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دونگا
اور تیرا نام سرفراز کروں گا سو تُو
باعثِ برکت ہو۔ جو تجھے مبارک
کہیں ان کو میں برکت دوں گا۔ اور
جو تجھ پر لعنت کرے اس پر میں لعنت
کروں گا۔" (پیدائش ۱۲/۲-۳)

نیز لکھا ہے:-

"تُو میرے حضور میں چل اور کامل ہو۔"
(پیدائش ۱۷/۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:-

"تو خداوند اپنے خدا کے حضور
کامل رہنا۔" (استثناء ۱۸/۱۳)

اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے بارہ میں لکھا ہے:-

"خداوند نے میری راستی کے موافق
مجھے جزا دی اور میرے ہاتھوں کی
پاکیزگی کے مطابق مجھے بدلہ دیا کیونکہ
میں خداوند کی راہوں پر چلتا رہا اور
شرارت سے اپنے خدا سے الگ نہ
ہوا کیونکہ اس کے سب فیصلے میرے
سامنے رہے اور میں اس کے آئین
سے برگشتہ نہ ہوا۔ میں اس کے حضور
قابل بھی رہا اور اپنے کو بدکاری
سے باز رکھا۔ خداوند نے مجھے میری
راستی کے موافق اور میرے ہاتھوں
کی پاکیزگی کے مطابق جو اس کے
سامنے تھی بدلہ دیا۔" (زبور ۱۸/۲۰-۲۴)

پھر حضرت زکریاؑ اور ان کی بیوی دونوں کے
بارہ میں لوقا ۱/۵ میں لکھا ہے:-

"وہ دونوں خدا کے حضور راستباز
اور خداوند کے سب احکام و قوانین
پر بے عیب چلنے والے تھے۔"

یہ سب ایسے لوگ تھے جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام
بھی ہوا اور انہیں گناہگاروں اور بدکاروں کی
ہدایت کے لئے مامور بھی فرمایا مگر عیسائی عقیدہ
کی رُو سے یہ سب محض ظاہر داری تھی حقیقت میں
یہ لوگ پاک نہیں تھے۔ بے شک جہاں تک انسان
کے ذاتی اعمال کا تعلق ہے وہ نیک تھے، پاک تھے
مگر پھر بھی آدم کے گناہ کی وجہ سے وہ گناہگار ہی
رہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے عملاً یہ فرما دیا کہ بائیبل کے
قول کے مطابق یہ صحیح ہے کہ "باپ دادا کے کچے انگور
کھانے سے اولاد کے دانت کھٹے نہیں ہوتے" (حزقیل ۱۸/۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور یہ بھی درست کہ "بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اس کے لئے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔" (حزقی ایل ۱۸/۲۰) مگر یہ اصول تو محض انسانوں کے لئے ہے۔ مَیں تو ایسے اصولوں سے بالا ہوں۔ میرے لئے تو گناہ کا بدلہ لینا لازمی امر ہے اس کے بغیر تو مَیں بخش نہیں سکتا کیونکہ مَیں محض محبت جو ہوں۔ انسان کے اختیار میں تو یہ بے شک ہے کہ وہ دوسرے کے گناہ کو بلا عوض بخش دے مگر میرے اختیار میں تو ایسا نہیں، مَیں تو بدلہ ضرور لوں گا وہ بھی اس گناہ کا نہیں جو تم نے خود کیا بلکہ اُس گناہ کا جو تمہارے باپ آدمؑ نے ہزارہا سال قبل کیا۔

یہاں وہی کہانی صادق آتی ہے جو کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بکروٹا کسی نالہ سے پانی پی رہا تھا اور اُوپر کی طرف سے ایک بھیڑیے نے آکر پانی پینا شروع کر دیا۔ اب بھیڑیے نے جو بکروٹے کو دیکھا تو اس کے مُنہ میں پانی بھر آیا اور اس کے پاس جاکر کہنے لگا تم میرا پانی گدلا کیوں کر رہے ہو۔ بکروٹا کہنے لگا جناب مَیں تو آپ سے نیچے پانی پی رہا ہوں اور آپ مجھ سے اُوپر ہیں۔ آپ کا پانی میری طرف آتا ہے نہ کہ میرا آپ کی طرف۔ لہٰذا میرے پانی گدلا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بھیڑیا کہنے لگا آگے سے بولتے ہو اور مجھے جھوٹا کہتے ہو۔ گزشتہ سال بھی تم نے مجھے گالیاں نکالی تھیں۔ بکروٹے نے کہا جناب گزشتہ سال تو مَیں پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ اب بھیڑیے کو اور غصہ آیا اور کہنے لگا پھر تمہارا بھائی ہوگا جس نے مجھے گالی نکالی تھی۔ بکروٹے نے جواب دیا کہ میرا تو کوئی بھائی نہیں۔ بھیڑیے نے کہا کہ پھر تمہارا باپ ہوگا۔ بکروٹے بیچارے نے پھر جواب دیا کہ جناب مجھے تو اپنے باپ کا علم ہی نہیں کہ کون تھا۔ آخر بھیڑیے نے کہا کہ پھر تمہارا کوئی اور رشتہ دار ہوگا جس نے مجھے گالی نکالی ہوگی اور اس کا بدلہ تم سے لینا میرے لئے لازمی ہے۔ یہ کہہ کر اس پر جھپٹا اور اسے مار کھایا۔ یہی مثال یہاں صادق آتی ہے کہ گناہ تو آدمؑ نے کیا اور اس کے بدلہ میں ساری نسلِ انسانی کو گنہگار قرار دیدیا گیا۔ اور جب تک اس گناہ کا بدلہ نہ لے لیا جاتا کوئی صورت انسان کی نجات کی نہیں تھی۔

اب ہوا یہ کہ جب خدا تعالیٰ کو ہزاروں سال گزر جانے کے بعد خیال آیا کہ نسلِ انسانی تو تمام کی تمام آدم کے گناہ کی وجہ سے واصلِ جہنم ہو رہی ہے اس کی بخشش کا کوئی سامان پیدا ہونا چاہیئے وہ بھی ویسے ہی نہیں بلکہ ان سے بدلے کہ تاکہ مَیں محبت بھی رہوں اور میرا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے تو اس نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو دنیا میں بھیجا کہ وہ یہود سے ماریں کھائے، گالیاں لے، ٹھٹھوں میں اُڑایا جائے اور آخر پھانسی پر کھینچا جائے اور پھر کچھ عرصہ جہنم میں رہے تاکہ اس کے اس فعل سے لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے عجیب بات یہ ہے کہ خدا خود نہیں آیا کیونکہ پتہ تھا کہ مار پڑے گی، تکلیف ہوگی بلکہ اپنے ایک

بچے کو اس تکلیف کے لئے بھجوایا کس لئے؟ کسی اپنے
قصور کے لئے نہیں کیونکہ وہ تو معصوم تھا بلکہ دوسرے
گناہگاروں اور بدکاروں کے لئے۔ چونکہ زید نے قتل
کیا ہے اسلئے بکر کو جو معصوم ہے اسے پھانسی پر لٹکا دو
کیا یہ مکروہ ظلم کی قسم نہیں؟ کیا یہ سنگدلی اور نا انصافی
کا مظاہرہ نہیں جس کا مرتکب عیسائیت کا خدا ہوا؟

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
فرماتے ہیں:-

"پس واضح ہو کہ عیسائیوں کا یہ اصول
کہ خدا نے دنیا سے پیار کر کے دنیا
کو نجات دینے کے لئے یہ انتظام
کیا کہ نافرمانوں اور کافروں اور
بدکاروں کا گناہ اپنے بیٹے یسوع
پر ڈال دیا اور دنیا کو گناہ سے
چھڑانے کے لئے اس کو لعنتی بنایا
اور لعنت کی لکڑی سے لٹکایا یہ
اصول ہر ایک پہلو سے فاسد اور
قابلِ شرم ہے۔" (سراجدین عیسائی
کے چار سوالوں کا جواب صـ۲)

اب آگے چلیں۔ وہ اکلوتا بیٹا دنیا میں آتا ہے،
وہ کس طریق سے آیا؟ کسی نرالے طریق سے نہیں کہ خدا
نے اسے آسمان سے زمین پر پھینک دیا ہو نہیں بلکہ
ایسے ہی جیسے عام انسان اس دنیا میں پیدا ہوتے
ہیں۔ اپنی والدہ کے پیٹ میں نو ماہ تک خونِ حیض
کھاتا رہا۔ پھر مقررہ وقت پر جنم لیا جس کے بارہ
میں بائیبل کی کتاب ایوب میں صاف لکھا ہے:-

"اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا
کیا ہے کہ صادق ہو؟" (۱۵/۱۴)

پھر بائیبل سے یہ بھی ثابت ہے کہ گناہ پہلے حوا نے
کیا تھا اور پھر آدم کو گناہ پر آمادہ کیا لہٰذا عورت میں
گناہ کا مادہ مرد سے زیادہ تھا اور مسیح صرف عورت
سے پیدا ہوا نہ کہ مرد کے اشتراک سے جس سے شاید
اس کے گناہگار ہونے میں کچھ کمی واقع ہو جاتی اور جو
خود گناہگار تھا وہ دوسروں کے گناہوں کا کفارہ
کس طرح ہو سکتا تھا؟ مسیح خود کہتا ہے:-

"شیطان کو شیطان کس طرح نکال
سکتا ہے؟" (مرقس ۳/۲۳)

لیکن ہمیں اس بحث سے یہاں کوئی سروکار نہیں۔ وہ
جیسا بھی تھا پیدا ہوا۔ بچپن آیا، جوانی آئی، کھاتا
رہا، پیتا رہا اور قضائے حاجت بھی محسوس کرتا رہا اور
اپنے باپ کے نام کی منادی کرتا رہا۔ آخر ایک وقت
وہ آگیا جب اسے محسوس ہوا کہ اب دشمن یہود مجھے
پکڑ کر لٹکانے والے ہیں۔ اب بجائے اس کے کہ
وہ خود ہی اپنے آپ کو دشمنوں کے حوالے کر دیتا اور
کہتا کہ لو مجھے پکڑو اور سولی پر لٹکا دو تا کہ میرے
باپ کا غصہ جلد ٹھنڈا ہو اور بنی آدم کے لئے جلد
کوئی نجات کا سامان پیدا ہو کیونکہ میں تو اپنے باپ
کی طرف سے بھیجا ہی اس غرض کے لئے گیا ہوں کہ
گناہگاروں کے لئے سولی دیا جاؤں بلکہ دوڑ کر خود
ہی سولی پر چڑھ جاتا اور خوش ہوتا کہ جس غرض کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں آیا تھا وہ آج پوری ہو رہی ہے۔ بلکہ ہوا یہ کہ اس نے چھپنا شروع کر دیا، وہ سخت بے قرار ہونے لگا، اس کی جان غمگین ہونے لگی حتّٰی کہ مرنے تک نوبت پہنچ گئی، ساری رات اس نے دعاؤں میں گزار دی۔ اور حواریوں سے بھی بار بار کہا کہ جاگو اور دعا کرو تاکہ امتحان میں نہ پڑو اور پھر موت کے پیالہ کے ٹل جانے کے لئے اپنے باپ سے نہایت عاجزی اور انکسار اور اضطراب میں مُنہ کے بل گر کر بھی گستمنی جگہ میں دُعا کی (متی $\frac{۲۶}{۳۶ تا ۳۹}$) مگر اس کے باپ کو جو صرف محبت ہی محبت تھا پھر بھی اسکی حالت پر رحم نہ آیا۔

دنیا میں تو ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ اگر کسی کا بچہ کوئی غلطی کرتا ہے تو باپ بچہ کے معافی مانگنے پر اور رونے اور التجا کرنے پر فوراً نرم ہو جاتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے مگر یہاں تو آسمانی باپ تھا، جو محبت ہی محبت تھا اور اپنے لڑکے سے بڑھ کر کس سے محبت ہو سکتی ہے اور پھر وہ اپنے لڑکے کو اس کے کسی ذاتی گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ غیروں کے گناہوں کی خاطر جہنم میں جھونک رہا تھا، اس کی عاجزی اور انکسار پر ذرہ بھی ترس نہیں کھاتا۔ انجیل تو یہ کہتی ہے کہ :-

"تم میں ایسا کونسا آدمی ہے کہ اگر اس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھر دے۔ یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے۔ پس جبکہ تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا۔"

(متی $\frac{۷}{۹-۱۱}$)

مگر مسیح کے اپنے بارہ میں تو یہ اصول صحیح ثابت نہ ہو سکا اس کا باپ تو جو زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا اس کی کوئی بھی نہیں سُنتا۔ اور باوجود اس کے رونے اور التجائیں کرنے کے کہ کسی طرح سے صلیبی موت سے بچایا جائے اسے اس کے ایک حواری کے ذریعہ ہی جو چند پیسوں کی خاطر اپنے آقا کو پکڑوانے کے لئے تیار ہو گیا تھا (متی $\frac{۲۶}{۴۹-۵۱}$) دشمنوں کے حوالے کر دیتا ہے کہ جو سلوک وہ چاہیں اس سے روا رکھیں۔

اب خدا کا "اکلوتا بیٹا" قید ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ فرد جرم لگ کر یہود کے ہاتھوں سُولی پر لٹکایا جاتا ہے (شاید عیسائی ممالک یہود کی اسی نیکی کا بدلہ آج انہیں اس رنگ میں ادا کر رہے ہیں کہ اوّل یہود کو عربستان میں اسرائیل کے نام سے ایک سٹیٹ قائم کرنے میں ناجائز مدد دی، پھر عرب ممالک کے خلاف ہر قسم کے مودی ہتھیاروں سے انہیں لیس کیا اور مسلمانوں پر ظلم و ستم روا رکھنے کے لئے ہر قسم کا سامانِ حرب انہیں مہیا کیا اور کر رہے ہیں جس کا واضح ثبوت حالیہ عرب فلسطین جنگ سے ظاہر ہوا فی الواقعہ عیسائی دنیا

یہود کی نیکی کا حق ادا کر رہی ہے کیونکہ اگر وہ پکڑ کر مسیح کو سُولی پر نہ لٹکاتے تو آج ان بچاروں کی نجات کی کوئی صورت نہ تھی) صلیب پر لٹکائے جانے کے بعد بھی وہ معصوم بچہ آخری بار اپنے آسمانی باپ سے رحم کی اپیل کرتا ہے اور زور زور سے چلا کر کہتا ہے "ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔" (متی ۲۷/۴۶) مگر پھر بھی آسمانی باپ کو جو ظالموں اور فاسقوں اور بدکاروں کی محبت کے نشہ میں مدہوش تھا اور اس بچارے بے گناہ کو ان کی خاطر سُولی کے مُنہ میں دے رہا تھا وہ بھی بغیر اس کی مرضی کے اس کا دل ذرہ بھی نہیں پسیجتا اور اس بچارے معصوم بچہ کی ایک نہیں سُنتا بلکہ اُسے مار کر ہی دم لیتا ہے اور اسے جہنم میں جھونک دیتا ہے۔

یہ ہے عیسائی خدا کی محبت کا راز کہ جب تک اس نے اپنا بدلہ مخلوق سے نہیں لیا وہ بھی ایک بے گناہ اور معصوم کو پھانسی پر لٹکا کر اُس وقت تک گناہگاروں کو معاف کرنے کے لئے تیار نہ ہُوا اور پھر بھی وہ خالص محبت ہی رہا۔

دنیوی طور پر ذرا یُوں تصور کر لیں کہ ایک شخص نے کوئی جُرم کیا ہے، معمولی جُرم۔ (معمولی میں اسلئے کہتا ہوں کہ آدمؑ نے کوئی کبیرہ گناہ نہیں کیا تھا، کوئی قتل نہیں کیا تھا، بدکاری نہیں کی تھی، ڈاکہ نہیں ڈالا تھا بلکہ ان سے ایک بھول چُوک ہو گئی تھی جس کا اثر عیسائیت نے اتنا لیا کہ تمام نسلِ انسانی کو گناہگار قرار دے دیا) اس کا معاملہ عدالت میں پیش ہوتا ہے اور جج کے سامنے معافی کا خواستگار ہوتا ہے اور اپنے کئے پر نادم ہے۔ جج کو اختیار ہے کہ اُسے چاہے تو معاف کر دے چاہے تو سزا دے مگر وہ کہتا ہے نہیں میں تو معاف نہیں کرونگا۔ کیونکہ یہ میرے عدل کے خلاف ہے لہذا تمہارے جرم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ اب وہ کرتا یہ ہے کہ اپنے بیٹے کو بُلاتا ہے اور اس مجرم کی خاطر اسے پھانسی پر لٹکا دیتا ہے۔ کیا دنیا میں کوئی انسان ایسے فعل کو حق و انصاف کے مطابق قرار دے گا؟ کیا اس سے اس جج کا عادل ہونا ثابت ہُوا یا غیر عادل ہونا۔ وہ معاف کر سکتا تھا مگر نہیں کیا اور اس مجرم کی خاطر اپنے معصوم بچے کو پھانسی پر لٹکا دیا جو صریح ظلم اور حق و انصاف کے منافی فعل تھا۔ یہی حال یہاں عیسائیت کے خدا نے کیا۔ وہ بنی نوع انسان کو ان کے گناہ معاف کر سکتا تھا، اس کے اختیار میں تھا چاہتا تو سزا دیتا اور چاہتا تو معاف کر دیتا۔ اس کے کاموں میں کوئی دخل دینے والا نہیں۔ وہ احکم الحاکمین ہے۔ مگر اس نے اپنے اس اختیار سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اُلٹا ظلم و ناانصافی جیسے فعل کا مرتکب ہُوا کہ بدکاروں اور گناہگاروں کی خاطر اپنے معصوم بچے کو پھانسی پر لٹکا دیا پھر دعویٰ یہی کہ میں محبت ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت انسانوں سے اِس قسم کی بیان نہیں کی گئی کہ اس نے کوئی اپنا بیٹا بدکاروں کے گناہوں کے بدلہ میں سولی دلوا دیا اور اس کی لعنت اپنے پیارے بیٹے پر ڈال دی۔ خدا کے بیٹے پر لعنت نعوذ باللہ خود خدا پر لعنت ہے کیونکہ باپ اور بیٹا دو نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ لعنت اور خدائی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ پھر یہ بھی سوچو کہ خدا نے دنیا کے بدکاروں سے یہ کیسی محبت کی کہ نیک کو مارا اور بُرے سے پیار کیا۔ یہ ایسا خُلق ہے جس کی کوئی راستباز پیروی نہیں کر سکتا۔"

(سراجدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صـ۴۳) + (باقی)

ماہنامے کا چندہ

ماہنامہ تحریک جدید کا چندہ لوکل جماعت میں ادا کر کے ہمیں ضرور اطلاع دیں۔ اگر آپ کی طرف سے اطلاع نہ ملے تو ہمیں ایک لمبے عرصہ تک پتہ نہیں چل سکتا کہ آپ نے چندہ ادا کر دیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہم آپکو بے وجہ یاد دہانیاں کراتے رہیں۔ (مینیجر)

مقامِ وقف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب بی۔اے)

خدا کا شکر ہے مجھ تک بھی ان کا جام آیا
حضورِ ناز میں آخر یہ صبر کام آیا

مقامِ وقف کی عظمت کو غیر کیا جانے
یہی مقام ہے جس پہ ہر اک امام آیا

جنابِ شیخ کی صحبت میں کچھ بھی پا نہ سکا
اگرچہ لیکے مَیں اُمید صبح و شام آیا

رقیب سے بھی کیا درگزر تری خاطر
ہزار بار اگرچہ وہ زیرِ دام آیا

بجا ہے ناز ہمیں اپنی خوش نصیبی پر
حضورِ ناز سے ہم کو بھی ہے سلام آیا

ہمیشہ اُس نے مرا ہاتھ بڑھ کے تھام لیا
کبھی جو رہ میں مری جانگسل مقام آیا

خرد ہمیشہ ہی شبّیر نامراد رہی
تلاشِ یار میں آخر جنوں ہی کام آیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذبِ دروں

خوش بختیٔ اظہارِ جنوں لاؤں کہاں سے
ٹپکے جو مری آنکھ سے خوں لاؤں کہاں سے

ہر سانس ہے اک ولولۂ زیست کی ضامن
جینے کا مگر شوقِ فزوں لاؤں کہاں سے

ہو جائیں فقط میرے ہی وہ دونو جہاں میں
وہ سحر وہ جادو وہ فسوں لاؤں کہاں سے

ہے میری جبیں سجدہ کناں روزِ ازل سے
جو سر نہ کہیں بھی ہونگوں لاؤں کہاں سے

مجھ پر تو ترے وصل کی گھڑیاں بھی ہیں بوجھل
فرقت میں تری دل کا سکوں لاؤں کہاں سے

ہو سکتی ہے مجھ پہ بھی نسیم ان کی عنایت
صد حیف مگر جذبِ دروں لاؤں کہاں سے

نسیم سیفی

تحریک جدید کی خبریں

مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
مشرقی افریقہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم و محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب جنوبی افریقہ جاتے ہوئے چند گھنٹوں کے لئے کمپالہ (یوگنڈا) میں ایک احمدی دوست کے ہاں ٹھہرے۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مشن یوگنڈا نے جماعت کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ مکرم چودھری صاحب نے جماعت کی خواہش پر تقریباً ایک گھنٹہ بیش قیمت نصائح سے نوازا اور خلافتِ حقہ کے ساتھ دلی وابستگی اور عقیدت پیدا کرنے کی تلقین کی۔

بعد ازاں مکرم صوفی صاحب مہمان محترم کو بشیر ہائی سکول دکھانے کے لئے کمپالہ لے گئے جہاں طلباء سے آپ کو متعارف کرایا گیا۔ سکول میں بھی مکرم چودھری صاحب نے مختصر سا خطاب فرمایا۔

جناب مولوی مبارک احمد صاحب ساقی لائبیریا سے اطلاع دیتے ہیں کہ احمدیہ جماعت لائبیریا کی پہلی سالانہ کانفرنس جو پانچ نومبر کو منعقد ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے نہ صرف احمدی دوست بلکہ غیر از جماعت دوست بھی دُور دراز علاقوں سے تشریف لائے۔ ایک احمدی دوست تو تقریباً دو سو میل کا فاصلہ طے کر کے اس تقریب میں شریک ہوئے۔

صدر صاحب کے صدارتی خطبہ کے بعد مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا اور اس کے بعد مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی نے احمدیت کو مختلف زاویوں سے واضح کرتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ سلسلہ قائم فرمایا ہے اور اب اسلام کی ترقی اسی سلسلہ کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہے۔

آپ کے بعد پروفیسر اسمٰعیل صاحب ملک نے دس شرائط بیعت کی تشریح کی اور نہایت سادہ اور عام فہم طریق پر بتایا کہ یہ شرائط بیعت اسلام کا نچوڑ ہیں۔

کچھ دیر کے وقفہ کے بعد کانفرنس کا دوسرا

اجلاس شروع ہوا۔ جس میں محمد عمر ڈوکیرے صاحب نے "مہدی اور دجال" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور منصور شہنا باصاحب نے "پیغام امن" پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ہمارے لوکل مبلغ ابوبکر صاحب نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کی نسل میں سے بعض لوگوں کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں صدر صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی اور حاضرین کو اِس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ہم سب کو اسلام کے رنگ میں رنگین ہو کر ایسی زندگیاں بسر کرنی چاہئیں کہ غیر مسلم از خود اس بات کے معترف ہونے لگیں کہ اسلام ہی سب سے زیادہ مفید اور قابل عمل مذہب ہے۔

جلسہ کے اختتام پر چار افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک اس گاؤں کے امام تھے (جہاں یہ کانفرنس منعقد کی گئی تھی) اور دوسرے یونیورسٹی آف لائبیریا کے ایک طالب علم تھے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان نومبایعین کو استقامت عطا فرمائے اور احمدیت کی ترقی کے مزید اسباب پیدا فرمائے۔ آمین +

درازیٔ عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شراب تو اسلام میں حرام ہے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر تمباکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو یقیناً حضورؐ اسے بھی ممنوع ہی قرار دیتے۔ اور جہاں تک بسیار خوری کا تعلق ہے اس کے لئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات موجود ہیں کہ پوری طرح بھوک لگنے پر کھانا کھایا جائے اور بھوک رکھ کر کھانا چھوڑ دیا جائے۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی علاقے کے گورنر نے ایک حکیم صاحب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ وہاں جا کر حضورؐ اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ کی خدمت کرے یعنی جب علاج کی ضرورت ہو تو مفت علاج کرے۔ یہ حکیم صاحب کوئی چھ ماہ کے قریب وہاں رہے اور پھر وہاں سے واپس چلے گئے اور واپسی پر گورنر صاحب کو بتایا کہ وہاں تو لوگ خوب بھوک لگتی ہے تو کھاتے ہیں اور تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر کھانے سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور اس لئے بیمار ہی نہیں ہوتے۔ وہاں میری موجودگی کسی کے لئے چنداں مفید نہیں ہو سکتی۔

اب جاپان سے خبر آئی ہے کہ وہاں جو لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت سو سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں جب اُن سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ نہ تو وہ شراب پیتے ہیں اور نہ تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ اور بسیار خوری سے بھی پرہیز کرتے ہیں یعنی ضرورت سے کسی قدر کم ہی کھانا کھاتے ہیں۔

سو سالہ عمر والوں سے خوراک کی سائنسی تحقیقاتی کمیٹی نے اکتوبر ۱۹۶۶ء سے مارچ ۱۹۶۷ء کے درمیان سوالات پوچھے تھے ان میں سے بیس مرد تھے اور دس عورتیں۔ اِس تحقیقات سے یہ بھی پتہ چلا کہ یہ لوگ نہایت باقاعدگی کے ساتھ دن میں تین مرتبہ کھانا کھاتے ہیں اور ان کی خوراک میں زیادہ تر سبزیاں، آلو اور مچھلی شامل ہیں۔ اور کسی قدر گوشت بھی۔ ان چیزوں کے علاوہ وہ دُودھ، مکھن اور چاول بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہمارے لئے اس خبر میں دلچسپی کی بات یہ ہے کہ اسلام میں شراب بھی حرام ہے اور تمباکو اور بسیار خوری کو بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ گویا ان سو سالہ عمر والوں نے درحقیقت دانستہ یا نادانستہ طور پر اسلام ہی کی تعلیم پر عمل کر کے اتنی عمر پائی ہے +

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی ——— اوّلین ——— شہرۂ آفاق **حب اٹھرا رجسٹرڈ** مکمل کورس بیس روپے	**زد جام عشق** طاقت کی لاثانی دواء قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حب مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	**ہمارا اصول** • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دوا سازی۔ • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں!	**ترمیۃ اولاد گولیاں** انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حب مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	**حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ** بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ	**معین الصحت** آنتوں، پھیپھڑوں، جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے

ناصر دواخانہ ربوہ کے مرکبات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ اکسیر پائیوریا۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تکالیف کا شافی علاج۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے صرف۔

○ مفید منجن۔ دانتوں کو صاف اور چمکدار مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

○ تریاقِ معدہ۔ معدہ اور پیٹ کے امراض کیلئے مفید دوا۔ پیٹ درد، بدہضمی، اپھارا اور قبض کیلئے مفید ہے قیمت ایک روپیہ۔

○ سرمہ ہمدرد چشم۔ کمزوریٔ نظر، آنکھوں سے پانی بہنا، خارش اور کُکروں کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

○ پیامِ نور۔ تلی اور جگر کا بڑھ جانا، ضعفِ جگر، ضعفِ ہضم، دائمی قبض اور خرابیٔ خون کو دُور کرتا ہے۔ قیمت چار روپے۔

○ حبوب مفید اٹھرا۔ مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مکمل کورس پندرہ روپے۔

○ اکسیر اولاد نرینہ۔ مرض اٹھرا اور اولادِ نرینہ کیلئے بفضلہ کامیاب علاج۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ۔ فون نمبر ۳۴

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے: بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی :- سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس :- پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

بیمار بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

عدم فائدہ پر ـــــ قیمت واپس

ایک ہزار مریض عورتوں کی مصدقہ دوا

سیپاٹون

یہ واسیلان الرحم، بندش حیض، درد سے آنا، زیادہ آنا، بانجھ پن، ورم رحم، اعصابی درد، باؤگولہ کیلئے کامیاب دوا ہے سینکڑوں عورتیں اس سے صاحبِ اولاد بن چکی ہیں۔ کثرتِ اولاد سے پیدا ہونیوالی کمزوری کو دُور کر کے چہرہ کو سُرخ بناتی ہے۔ ہر موسم، ہر عمر اور ہر مزاج کے لئے یکساں مفید۔ آزمائش شرط ہے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک ۵ روپے

ملنے کا پتہ

ایچ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) ضلع گجرات

بفضلِ خدا تعالیٰ ان بیماریوں سے شفا حاصل کریں

بواسیر خونی ہو یا بادی، مسّے اندر ہوں یا باہر۔ دمہ۔ پُرانا بخار۔ پتھری ریت۔ جوڑوں کا درد۔ اولاد نہ ہونا۔ جسمانی کمزوری۔ دماغی و اعصابی کم طاقتی کا

بہترین علاج طلب فرمائیں

مفت خط لکھ کر کتاب "آبِ حیات" منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیں!

چشتیہ دواخانہ شیرو

ڈاکخانہ جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں

"میدانِ عمل"

از

نسیم سیفی

سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

آپ کی تبلیغی کوششوں میں

یہ کتاب

انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی

سیفی برادرز، ۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور

روزنامہ الفضل ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے +

تبلیغی ماہنامہ

الفرقان ضرور خریدیں

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۔ چھ روپے

مینجر الفرقان ربوہ

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدین دفتر دوم

اس یادگاری کتاب کی طباعت زیرِ غور ہے

اس میں وہ تمام مجاہدین ہوں گے جن کا چندہ سنہ ۱۹۴۸ء سے سنہ ۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے وصول ہوگا۔

اسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah